بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی أَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۳۹

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۴ اخاء ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۴۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ اخاء / اکتوبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے ابا جان مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی مورخہ ۱۸ اکتوبر کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپنڈیکس کا آپریشن ہونے کے بعد رو بصحت ہو رہے ہیں۔ اپنڈیکس دو جگہ سے پھٹ گئی تھی لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کامیاب ہو گیا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت سے عاجزانہ عرض درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ابا جان کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کی خدمت کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بشریٰ سیدہ بنت سید احمد علی صاحب)

تنزانیہ میں ٹانگا ریجن کے مبلغ مکرم محمد اسماعیل صاحب منیر جسم میں انفیکشن کے باعث بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کاملہ و عاجلہ شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکالت تبشیر)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم نذیر احمد صاحب ناصر مقیم ٹوکیو ابن مکرم میاں محمد بوٹا صاحب مرحوم کو ۵ ستمبر ۱۹۷۹ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام کاشف جمیل ناصر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب آف کنجاہ ضلع گجرات کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو سلسلہ کا خادم اور خدا نما بنائے۔ صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(عطاء المجیب راشد مبلغ اسلام مقیم ٹوکیو۔ جاپان)

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم جواہر الکلام

اس زندگی کی حقیقی غرض خدا تعالیٰ سے سچا اور حقیقی پیوند حاصل کرنا ہے

عام دنیوی انجمنوں اور مدارس کا قیام بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہے مگر اصل مدعا سے بہت دور ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (الحدید)

ترجمہ:- اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ اور رسول پر ایمان نہیں لاتے اور (اللہ کا) رسول تم کو صرف اس لئے بلاتا ہے کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ (اور) اگر تم مومن ہو تو خدا تم سے ایک وعدہ لے چکا ہے (یعنی فطرت صحیحہ میں خدا تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی طرف جھکنا مخفی رکھا گیا ہے)۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ (بخاری)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ہیں جس میں وہ ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا ہی تائید دین کیلئے کافی ہے۔ مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے۔ ...... سو انہیں جاننا چاہیے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقات نفسانیہ سے چھڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے ...... سو اے وے لوگو! جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو صرف اسمی اور رسمی اسلام پر نازمت کرو اور اپنی سچی رفاہیت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی انہی تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کی جاتی ہیں۔ یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہو سکتے ہیں مگر اصل مدعا سے بہت دور ہیں۔ ...... سو جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ ...... یقیناً سمجھو کہ فلاح عاقبت کی امیدوں کا تمام مدار و انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس آسمانی نور کے اترنے کی ضرورت ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں کو دور کرتا اور ہوا و ہوس کی آگ کو بجھاتا اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے"

(فتح اسلام صفحہ ۴۱-۴۳)

جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت کے ماتحت احباب جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ / فتح ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے **تیاری** شروع کر دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیہ

دنیا میں ایک ہی بنیادی حقیقت ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا

یہ حقیقت فرزندانِ احمدیت سے اس قربانی کا مطالبہ کرتی ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے اور اولاد نے خدا کے حضور پیش کی

اس قربانی کے پیش کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ تا تم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بنو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ صلح ۱۳۵۲ ہش ۱۶ جنوری ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں۔

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ (الصافات: ۱۰۸-۱۰۹)

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (البقرۃ ۱۳۲-۱۳۳)

اور پھر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے اس عید کو اس رنگ میں مبارک کرے کہ جن قربانیوں کی روایت اس عید سے وابستہ کی گئی ہے اور قرب الٰہی کی جو راہیں ان قربانیوں کے نتیجہ میں انسان پر کھولی گئی ہیں وہ راہیں اللہ تعالیٰ ہم پر بھی کھولے اور اپنے قرب کے دروازے ہمارے لئے وا کرے اور اپنی برکتوں اور رحمتوں سے ہمیں نوازے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک رؤیا دیکھی اور حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے کہ اپنی رؤیا کو ظاہری شکل میں پورا کریں مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں رؤیا میں جو حکم دیا گیا ہے وہ ذبح اولاد یا ذبح نفس کا نہیں بلکہ نفس اور

اولاد کی عظیم قربانی

کا ہے۔ موت کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ انسان بیماری سے مر جاتا ہے یا بعض قاتل قتل کر دیتے ہیں وغیرہ کئی اسباب ہیں جن سے زندگی کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر جو موت شہادت کے رنگ میں آتی ہے یا جو عظیم قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مانگی گئی تھی اس کے مقابلہ میں دوسری اموات کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ہر دوسری موت ایک وقتی چیز ہے۔ مگر یہ عظیم قربانی انسانی جذبات میں ایک تلاطم اور دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے والی چیز ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ذریعہ کے طور پر ذبح عظیم کو پیش کیا ہے۔ یہ ذبح عظیم بھی ہے اور نجات کا ذریعہ بھی ہے۔ یہ موت بھی ہے اور زندگی کا سرچشمہ بھی ہے اس لئے

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ

ہم نے یہ ریت بعد میں آنے والی قوموں میں جاری کی جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اپنے عروج کو پہنچی۔

اس ذبح عظیم کا ذکر اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ یعنی جب خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سمجھایا کہ ذبح اولاد مراد نہیں بلکہ ذبح عظیم مراد ہے۔ اور "اَسْلِمْ" کا مطالبہ کیا گیا ہے تو انہوں نے کہا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی ان کی زبان ان کے دلی جذبات اور ان کی روح کی پکار یہ تھی کہ میں تو پہلے سے ہی تمام جہانوں کے رب کی

کامل فرمانبرداری

اختیار کر چکا ہوں۔ گویا جس خدا نے ان جہانوں کو اپنے خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اس رب العالمین کے آگے میں اپنے اسلام کا اظہار کرتا ہوں۔

پس چونکہ حقیقت ان پر واضح کر دی گئی تھی کہ یہ ایک سلسلہ ہے اور یہ ایک تحریک ہے جو جاری کی گئی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ ساری دنیا میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی روشنی کو پھیلا دیا جائے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے عین مطابق اپنی اولاد کو اور آپ کی بزرگ اولاد نے آگے اپنی اولاد کو یہ نصیحت کی کہ دیکھو ایک دین اور شریعت تمہارے لئے چنی گئی ہے (حضرت ابراہیمؑ اور آپ کی اولاد کے زمانہ کے لحاظ سے بھی اور آپ کے خاندان میں خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی چونکہ پیدائش ہونی تھی اس نقطۂ نگاہ سے بھی) اس لئے تم اپنی زندگی میں کبھی بھی ایسی حالت میں نہ رہنا کہ تمہارے اوپر ایک موت وارد نہ ہو رہی ہو۔ ہر حال میں موت کا چولہ تمہارے اوپر نظر آنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس

اسلام کی روح

جیسا کہ قرآن کریم میں اور جیسا کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں اور پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر قرآن میں بیان ہوا ہے یہ ہے کہ جس طرح ایک بکرا اپنی گردن قصائی کی چھری کے نیچے رکھ دیتا ہے اسی طرح انسان اپنے وجود کو خدا تعالیٰ کے مطالبات کی مبارک چھری کے نیچے رکھ دے۔ گویا اسلام کے معنی ہیں اپنی تمام خواہشات کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو کلی طور پر قبول کر لینا اور خدا کی ذات میں گم ہو کر فنا کی ایک کیفیت اپنے اوپر وارد کر کے ایک خاص قسم کی موت کو قبول کر لینا اس موقعہ پر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔ ہم یہ محاورہ بھی بول سکتے ہیں کہ اپنی مرضیات سے ننگے ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کا احرام باندھ لینا اور فنا فی اللہ اور فنافی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو چولہ ہے اس میں اپنی زندگی گزارنا اور خدا کے لئے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے ایک موت کو جو ہر وقت کی موت ہے قبول کرنا اور ایک ایسی زندگی جس پر کبھی موت نہیں آتی اسے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حاصل کرنا یہ ہے

اسلام کی اصل حقیقت

جس پر قرآن کریم نے مختلف پیرایوں میں روشنی ڈالی۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کے ذریعہ قربانی کی یہ روایت قائم کی گئی اور اس میں بتایا گیا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد بڑا ارفع ہے۔ سب جانور اس کے لئے قربان ہوں گے۔ جیسا کہ حج کے موقعہ پر ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں جانور اس یاد پر ہر سال قربان ہو رہے ہیں۔ اس میں انسان کو یہ سبق دیا گیا تھا کہ دنیا کی ہر مخلوق اور سب جانور انسان کے لئے قربان ہوں گے۔ اور انسان خدا کا بندہ بننے کے لئے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے ایک ایسی زندگی کو اختیار کرے گا۔ جس میں ہر لمحہ وہ ایک موت اپنے اوپر وارد کرے گا۔ اور اپنے نفس کو مٹا دے گا۔ تو اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نیا نفس ملے گا۔ جس میں سے

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا

کی آواز نکل رہی ہوگی۔ اس کا اپنا کچھ نہیں ہوگا۔ نہ اس کی خواہشات ہونگی نہ اپنی اس کی کوئی رضا ہوگی نہ اپنے اس کے فیصلے ہوں گے نہ اپنا اس کا کوئی کلام ہوگا۔ نہ اپنی اس کی کوئی آنکھیں ہونگی۔ نہ اپنے اس کے کوئی کان ہونگے خدا تعالیٰ کے کانوں سے وہ سنے گا۔ خدا تعالیٰ کی آنکھوں سے وہ دیکھے گا اور خدا تعالیٰ کی زبان سے وہ کلام کرے گا اس معنی میں نہیں کہ خدا اس کے وجود میں ظاہری طور پر حلول کر جائے گا بلکہ اس معنی میں کہ خدا کا بندہ اپنے نفس کی ہر خواہش کو اور اس کے ہر جذبہ کو اور اس کی ہر طاقت، قوت اور استعداد کو اپنے رب کے لئے قربان کر دے گا۔ تب خدا تعالیٰ اسے ایک نئی زندگی عطا کرے گا۔ اس نئی زندگی میں اس سے جو حرکات سرزد ہوں گی اور انسان جن قوتوں کا مظاہرہ کر رہا ہوگا۔ اس کے متعلق ہم

تمثیلی زبان میں

یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسان نے خدا تعالیٰ کی آنکھ سے دیکھا۔ خدا تعالیٰ کے کانوں سے اس نے سنا اور خدا تعالیٰ کے حواس سے اس نے معلوم کیا اور مشاہدہ کیا اور خدا تعالیٰ کی زبان سے اس کا بیان جاری ہوا۔ یعنی اس کا اپنا کچھ نہیں۔ سب کچھ اس نے خدا تعالیٰ کو پیش کر دیا۔ انسان پر ایک موت تو وقتی طور پر آتی ہے۔ جو ایک لحظہ کے اندر ختم ہونے والی ہے مگر ایک موت ایسی ہے جو انسان کی ساری زندگی کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے یہی وہ موت ہے جس کے منبع سے

ابدی حیات کا چشمہ

پھوٹتا ہے۔ یہی وہ ذبح عظیم ہے جس کی مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کے ذریعہ سے قائم کی گئی۔ اور پھر جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں عشق الٰہی، فدائیت جاں نثاری انتہا کو پہنچی تو ایک ایسی قوم تیار ہوئی جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے زیادہ جذبۂ قربانی رکھنے والی تھی۔ جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے عشق اور محبت رکھنے والی کیونکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تربیت حاصل کی تھی مگر صحابہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو خود حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تربیت حاصل کی تھی وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل روحانی طور پر مردہ تھے۔ دنیا کی نگاہ انہیں مردہ سمجھتی تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت نے انہیں زندہ کیا تھا۔ انہوں نے دنیا میں ایک انقلاب عظیم بپا کیا اور اس وقت کی محدود دنیا میں اسلام کو کلی طور پر غالب کیا۔ محدود دنیا سے مراد معروف دنیا ہے۔ کیونکہ اس وقت دنیا بنی نوع انسان سے معمور دنیا نہیں تھی۔ کرۂ ارض کے بہت سے ایسے علاقے بھی تھے۔ جہاں تک ابھی انسان کا علم نہیں پہنچا تھا۔ جہاں ابھی آبادیاں نہیں ہوئی تھیں۔ بعد میں آبادیاں ہوئیں

غرض صحابہ کرامؓ نے اپنے زمانہ میں

اسلامی انقلاب

بپا کیا۔ پھر الٰہی نوشتوں کے مطابق مسلمانوں پر ایک تنزل کا زمانہ آیا۔ یہ ایک لمبا زمانہ ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاکھوں پروانے اس دعا میں مشغول رہے کہ شیطان پر وہ آخری فتح جس کا اسلام میں وعدہ دیا گیا ہے۔ اس آخری فتح کے دن جلد آ جائیں تب مہدی معہود علیہ السلام کا ظہور ہوا یعنی وہ مہدی جو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

سلامتی کی دعاؤں میں محفوظ

ہے یہی وہ مبارک وجود ہے جس تک آپؐ کا سلام پہنچا۔ بندوں نے بھی سلام پہنچایا۔ خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے بھی پہنچایا۔ اور الٰہی تقدیر نے بھی پہنچایا۔ چنانچہ اسی سلامتی کی دعا کی یہ برکت ہے کہ آج جب ہم بنی نوع انسان پر مجموعی نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں ایک ہی حقیقت نظر آتی ہے۔

آج نوع انسان کی زندگی میں صرف ایک حقیقت پائی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان کو اکٹھا کر کے

امتِ واحدہ

بنا دیا جائے گا۔ تمام لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اور آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہمیں نظر آ رہا ہے وہ حقیقت نہیں ہے وہ عارضی چیزیں ہیں وہ اگر آج ہیں تو کل غائب ہو جائیں گی۔ لیکن اسلام کا عالمگیر غلبہ ایک حقیقت اور بنیادی صداقت ہے ظاہر ہوگی اور ظاہر ہوتی چلی جائے گی۔ یہ ایک روشن حقیقت ہے جس کی روشنی سے پورا کرۂ ارض جگمگا اٹھے گا۔ دنیا

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

کی مصداق بن جائے گی۔ شیطان شکست کھائے گا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لائی ہوئی صداقت غالب آئے گی۔ یہ ایک بنیادی صداقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا آسمانوں پر فیصلہ ہے یہ ہو کر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم صداقت کے ظہور کے لئے مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ جو تحریک شروع کی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ناکام ہو وہ تو انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگی۔ دنیا کی ساری مخالفتیں ناکام ہونگی۔

اسلام غالب آئے گا

دنیا کی ساری دولتیں ناکام ہوں گی اسلام غالب آئے گا۔ دنیا کے سارے ہتھیار ناکام ہوں گے۔ اسلام کے روحانی ہتھیار غالب آئیں گے۔ دنیا کی ساری بادشاہتیں مٹ جائیں گی مگر اسلام کی بادشاہت کبھی نہیں مٹے گی ؛

اس روحانی بادشاہت کے لئے جو عاجز بندے تیار کئے گئے ہیں وہ آپ لوگ ہیں۔ اس عظیم مقصد کے سامنے میری اور آپ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اگر ہمارے وجود کو پیسا جائے اور ذرہ ذرہ کر دیا جائے اور ہمارے اپنے ہی خون میں اس کا گارا تیار کیا جائے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلعہ کو مضبوط کرنے اور اس کی دیواروں کو وسیع و عریض کرنے کے لئے اس گارے کو وہاں استعمال کر دیا جائے تو یہ

ہمارے لئے فخر کی بات

ہے لیکن اگر دنیا یہ سمجھتی ہے کہ وہ دنیا کی دولت دنیا کی عزتوں، دنیا کے اقتدار اور دنیا کے ہتھیاروں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی اس تقدیر کو ٹال سکتی یا مٹا سکتی یا کمزور کر سکتی ہے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ یہ اس کی بھول ہے۔ ایسا نہیں ہوگا۔ کیونکہ خدا جو قادر و توانا خدا ہے۔ جو سب طاقتوں کا مالک خدا ہے اور جو اپنے امر پر بھی غالب ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کا یہ فیصلہ ہے کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آئیگا

اور یہ غلبہ احمدیت کے ذریعہ مقدر ہے۔

پس آج دنیا میں ایک ہی صداقت ہے۔ اور ایک ہی بنیادی حقیقت ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے

کہ تمام انسانوں کو ایک جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے گا۔ یہ جھنڈا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے۔ تمام بنی نوع انسان کو خواہ وہ دنیا کے کسی دور دراز خطہ میں رہائش پذیر کیوں نہ ہوں ایک ہاتھ پر جمع کر دیا جائے گا۔ یہ ہاتھ حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہاتھ ہے جس کے بارہ میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ یہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا ہاتھ نہیں یہ میرا ہاتھ ہے۔ خدا تعالےٰ کے اس ہاتھ کا اثر اس کی قوتِ قدسیہ اور اس کی طاقت اب بھی ویسے ہی ظاہر ہوگی جیسے قرونِ اولےٰ میں ظاہر ہوئی تھی۔

یہ بنیادی صداقت اور یہ بشارت ہم سے (جو احمدیت کی طرف منسوب ہونے والے ہیں) قربانی چاہتی ہے وہی قربانی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اور اولاد نے خدا کے حضور پیش کی تھی، حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی بیٹوں اور فرزندوں سے بھی اسی

قربانی کا مطالبہ

کیا جاتا ہے اس قربانی کے لئے آپ تیار ہو جائیں تا کہ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو حقیقی قربانیوں کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور ایدہ اللہ الودود نے فرمایا۔

اب میں دعا کراتا ہوں احباب دعا میں شامل ہوں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مجھے بھی اور آپ کو بھی عید کی ذمہ واریوں کے سمجھنے اور عید کی برکتوں اور رحمتوں کے حصول کی توفیق عطا فرمائے ؛

قابلِ تقلید مجالس انصار اللہ

مندرجہ ذیل مجالس کے زعماء کرام کے لئے احباب دعا فرمائیں ان کی مجالس نے قیادت مال کے سلسلہ میں نمایاں خدمات ادا کی ہیں۔ ان کی پوزیشن چندہ انصار اللہ capita کے لحاظ سے بالترتیب درج ذیل ہے۔

میرپور خاص شہر	I	ماڈل ٹاؤن لاہور	VI
اسلام آباد	II	ناظم آباد کراچی	VII
چک ۹۸ شمالی سرگودھا	III	کوئٹہ	VIII
مارٹن روڈ کراچی	IV	پشاور	IX
وزیر آباد	V	صدر کراچی	X

(قائد مال)

زعماء انصار اللہ سے گزارش

سالانہ اجتماع سے قبل اپنی مجلس کا بجٹ سو فیصدی ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں تا کہ آپ کا نام دعائیہ فہرست میں شامل ہو سکے۔ جزاکم اللہ

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیہ کے ضروری مسائل

دار الافتاء ربوہ

اسلام نے مسلمانوں کے لئے دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ ایک عید الفطر ہے جو رمضان کے گزرنے کے بعد یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ دوسری حج کے دوسرے دن دسویں ذوالحج کو آتی ہے۔ اس کا نام "عید الاضحیہ" یعنی قربانیوں کی عید ہے۔ بڑی عید کے نام سے بھی مشہور ہے اس روز حج کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں دُنیا بھر کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجالاتے ہیں۔ قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حسب استطاعت خوشیاں مناتے ہیں۔

نماز عید کی تیاری اس سے بھی اہتمام سے ہونی چاہیئے جتنی کہ جمعہ کی تیاری کی جاتی ہے۔ اس دن غسل کرکے اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو استعمال کی جائے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ انسان اس دن صاف ستھرا اور خوش باش نظر آئے، حسب توفیق اچھا کھانا پکایا جائے۔ عید الاضحیہ میں بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز کے بعد کچھ کھایا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہی طریق تھا۔

عید کی نماز اگر کھلے میدان میں ادا کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ دینی مظاہرہ کے علاوہ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے جگہ کی تنگی کا سوال حل ہو جاتا ہے تاہم بڑی مسجد کے اندر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

نماز کا وقت نیزہ بھر سورج اُوپر آجانے سے لے کر زوال آفتاب تک رہتا ہے لیکن جلد نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے پہلے دن اس وقت میں نماز نہ پڑھی جاسکے تو عید الاضحیہ کے دوسرے یا تیسرے دن تک اس وقت میں یہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

عید کی نماز سنت مؤکدہ ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں۔ بلکہ عیدگاہ میں وہ عورتیں بھی آئیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی۔ گو وہ نماز میں شامل نہ ہوں گی لیکن خطبہ سننے اور دوسری دعاؤں میں حصہ لیں گی۔ یہ نماز صرف جماعت کے ساتھ ہو سکتی ہے اکیلے پڑھنا جائز نہیں اور نہ ہی ایک عیدگاہ میں دوسری بار جائز ہے۔ ایک جگہ میں ایک ہی دفعہ نماز عید ہوگی جو شخص التحیات میں سلام سے پہلے امام کے ساتھ شامل ہو جائے گا اسی کی نماز ہو جائے گی۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اُٹھ کر اپنی دو رکعتیں پوری کرے اور ان میں حسب دستور تکبیریں بھی کہے۔

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی۔ اس کے پڑھنے کا طریق یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھ کر سات تکبیریں کہی جائیں۔ امام بلند آواز سے "اللہ اکبر" کہے گا اور مقتدی آہستہ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک بلند کرکے سیدھے چھوڑ دیئے جائیں۔ ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں اور امام قرأت شروع کر دے۔ پھر دوسری رکعت میں اسی طرح پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔

اگر امام بھول جائے اور تکبیریں نہ کہے تو اس غلطی کے تدارک کے لئے سجدہ سہو کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر تکبیروں کی گنتی میں فرق پڑ جائے تو سجدہ سہو کرنا ضروری نہیں۔

نماز کے بعد امام عید کا خطبہ پڑھے گا۔ یہ خطبہ جمعہ کے خطبہ کی طرح دو حصوں میں پڑھا جاتا ہے۔ دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا چاہیئے لیکن اگر ایک ہی دفعہ دونوں خطبے پڑھ دیئے جائیں تب بھی جائز ہے۔

خطبہ چونکہ نماز عید کا ایک حصہ ہے اس لئے اس کا سننا ضروری ہے اور مقتدیوں کو سُنے بغیر نہیں جانا چاہیئے۔ خطبہ کے اختتام پر دعا کے بعد گھر جانا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ میدان عید سے واپسی کے وقت آپ دوسرا راستہ اختیار فرماتے غالباً اس میں یہ حکمت ہے کہ چونکہ کسی قوم کا اجتماع یا تہوار اس کی شان و شوکت کے اظہار کا موجب ہوتا ہے اس لئے جب مسلمان نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جائیں گے اور دوسرے راستہ سے واپس آئیں گے تو زیادہ لوگ انہیں دیکھ سکیں گے۔

عید الاضحیہ کی نماز کے لئے جاتے اور واپس آتے ہوئے تکبیریں کہنی چاہئیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

"زَیِّنُوْا اَعْیَادَکُمْ بِالتَّکْبِیْرِ"
کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے زینت دو"

تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:-

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ"

یہی تکبیریں نویں ذوالحج کی صبح سے لے کر تیرھویں کی عصر یعنی یوم الحج اور ایام تشریق میں نماز باجماعت کے بعد امام اور مقتدی سب بلند آواز سے کہیں۔ عید الاضحیہ کی نماز کے بعد بھی تین دفعہ یہ تکبیریں کہی جائیں۔ اس کے علاوہ ان دنوں میں دوسرے اوقات پر بھی تکبیر و تحمید کرتے رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسرے سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں۔ مسلمان ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے اٹھتے بیٹھتے۔ تکبیریں کہتے کام میں لگتے تو تکبیر کہتے۔

جیسا کہ عید کے نام سے ظاہر ہے یہ قربانیوں کی عید ہے اس موقعہ پر قربانی سنت مؤکدہ ہے۔ جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو ضرور دے۔

قربانی کے جانور میں کوئی نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو، سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ اگر مغز سلامت ہو اور خول اُوپر سے اتر گیا ہو تو حرج نہیں۔ اسی طرح کان کٹا ہوا نہ ہو لیکن اگر اُوپر سے تھوڑا سا کٹا ہوا ہو جیسے لوگ خوبصورتی کے لئے کاٹ دیتے ہیں تو جائز ہے۔

قربانی دینے کے لئے بکرے اور چھترے کی عمر ایک سال اور دنبہ کی کم از کم چھ ماہ ہونی چاہیئے بشرطیکہ اچھے پلے ہوئے جانور ہوں۔ دُبلے اور لاغر نہ ہوں۔ گائے کی عمر دو سال اور اُونٹ کی پانچ سال ہونی چاہیئے۔

ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے یا دنبے کی قربانی کافی ہوتی ہے لیکن اگر کسی میں وسعت ہو تو زیادہ جانور بھی ذبح کئے جاسکتے ہیں۔

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے اس میں اپنے کنبے کو بھی شامل کر سکتا ہے۔ گائے یا اونٹ میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ آئمہ کا خیال ہے کہ ایک حصہ ایک خاندان کے لئے کافی ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص غرباء کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو یہ بھی موجب ثواب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی دیا کرتے تھے۔

جس شخص نے قربانی دینی ہو اُسے چاہیئے کہ ذوالحج کی پہلی تاریخ سے قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوائے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق یہی تھا۔

قربانی نماز عید ادا کرنے کے بعد کرنی چاہیئے اس سے پہلے ذبح کیا ہوا جانور قربانی شمار نہ ہوگا۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ۱۲ر ذوالحج کو ختم ہوتا ہے۔ بعض ائمہ کے نزدیک ۱۳ر تاریخ کی عصر تک بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کچھ اور بزرگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر انسان سفر پر ہو یا کوئی اور مشکل درپیش ہو اور وقت مقررہ پر قربانی نہ ہو سکے تو ذوالحج کے سارے مہینے میں ہو سکتی ہے۔

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں اگر کوئی کسی دوسرے سے ذبح کروالے تب بھی قربانی ہو جاتی ہے۔ تاہم اگر کوئی خاص عذر نہ ہو تو خود ذبح کرنا زیادہ بہتر ہے۔

قربانی کے گوشت کے استعمال اور تقسیم پر کوئی پابندی نہیں۔ جس طرح چاہیں استعمال کریں۔ خود کھائیں۔ دوسروں کو دیں اور غریبوں میں تقسیم کریں اگر کوئی سکھا کر محفوظ کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔ بہتر ہے کہ ایک حصہ غرباء میں تقسیم کر دے۔ ایک اپنے لئے رکھے اور ایک رشتہ داروں اور دوست احباب کو بھجوائے۔

قربانی کی کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ذات پر خرچ نہیں کی جاسکتی۔ البتہ جماعتی کاموں میں صرف کی جاسکتی ہے۔

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر:- ۶۲۶۱۸ گھر فون نمبر ۵۳۵۰۰
(کو ہمیشہ یاد رکھیں)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

انفاقِ فی سبیل اللہ کی قابلِ تقلید مثالیں

مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی آف نیروبی نے ۷۵۰۰ کا وعدہ کیا تھا۔ اب اسے بڑھا کر ۱۵۵۰۰ کر دیا ہے اور ادائیگی بھی ۱۱۰۰۰ کر دی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اے مخلصین جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے غلبہ اسلام کے لئے ہماری مہم تیز سے تیز تر ہو رہی ہے۔

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ"

کی قربانی میں بھی اپنا قدم آگے سے آگے بڑھائیے۔ اور یہ بھی ذہن میں رکھیئے کہ "گھر سے تو کچھ نہ لائے" سب کچھ اسی کا دیا ہوا ہے جس کی راہ میں حقیر نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سہ روزہ علمی مقابلے و سالانہ تقریب

مجلس اطفال احمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام سہ روزہ علمی مقابلے و سالانہ تقریب مسجد مہدی گول بازار میں منعقد ہوئی۔ ۱۲ اور ۱۳ اکتوبر کو تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی، اذان، پیغام رسانی، معلومات عامہ، مضمون نویسی، حفظِ قرآن، حفظ نظم اور تقریر کے مقابلے ہوئے۔ ان تمام علمی مقابلہ جات میں ایک سو پچاسی اطفال نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔

مورخہ ۱۴ اکتوبر بعد نماز عصر مسجد مہدی میں سالانہ تقریب عمل میں آئی۔ اس تقریب کی صدارت مکرم محمود احمد صاحب بنگالی مہتمم مقامی ربوہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم خوانی کے بعد مکرم ناظم صاحب اطفال ربوہ نے مرکزی سالانہ اجتماع کے بارہ میں ہدایات دیں۔ اس کے بعد مکرم مہتمم صاحب مقامی ربوہ نے دوران سال بہترین کام کرنے والے عہدیداران اطفال اور علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال میں سندات خوشنودی اور انعامات تقسیم فرمائے۔

اس کے بعد آپ نے اطفال کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ سالانہ تقریب انتہائی کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

ضرورت ہے

ہمارے دواخانہ میں کام کرنے کے لئے ایک ایسے کارکن کی ضرورت ہے جو میٹرک پاس محنتی اور دیانت دار ہو اس کی عمر چالیس ۴۰ پینتالیس ۴۵ سال ہو۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ بھجوائی جائے۔

مینیجر حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

وقفِ عارضی اور جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے ایک سال بعد ہی جماعت کی تربیت اور قرآن کریم کی اشاعت کو وسعت دینے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جماعت کا ایک حصہ سست ہو گیا ہے اور باقی ساری جماعت کو اس کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں جماعت میں وقفِ عارضی کی تحریک کروں اور اس سلسلہ میں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں مجھے پانچ ہزار واقفین چاہئیں اور واقف بھی ایسے جو طوعاً اپنی مرضی اور خوشی سے سال میں **دو ہفتے سے چھ ہفتے تک** کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ ورنہ اگر فرصت اور ضرورت کا احساس اس طرح شدت اختیار کر گیا تو شاید کوئی وقت ایسا بھی آ جائے جب اس تحریک کو طوعی نہ رکھنا پڑے بلکہ اسے جبری تحریک قرار دے دیا جائے اور ہر احمدی پر فرض قرار دے دیا جائے گا کہ وہ جس طرح اپنی آمد کا سولھواں یا دسواں حصہ دین کے لئے دیتا ہے اسی طرح اپنی زندگی کے ہر سال میں پندرہ دن یا چھ ہفتے وقفِ عارضی کے لئے بھی دے۔ تا کہ قرآن کریم کی اشاعت صحیح رنگ میں کی جائے اسی طرح جماعتوں کی تربیت بھی صحیح طور پر کی جا سکے۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۴ نومبر ۱۹۶۶ء)

لہٰذا احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس بابرکت تحریک میں حصہ لے کر حضور کی اس آواز پر لبیک کہنے والوں میں شامل ہوں۔ خواتین بھی وقف کر سکتی ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں:۔

(۱) شادی شدہ خاتون اپنے شوہر کے ساتھ ہی وقف کر کے اُس مقام پر جا سکتی ہے جہاں اُس کے شوہر کو بھجوایا جائے گا۔

(۲) اگر ایسا ممکن نہ ہو یا خاتون شادی شدہ نہ ہو تو وہ اپنے ہی شہر، قصبہ یا گاؤں میں وقف کے ایام گزار کر مقامی جماعت کی تربیت و تعلیم کریں گی۔

فارم برائے وقفِ عارضی نظارت ہذا سے طلب کئے جا سکتے ہیں۔ پُر شدہ فارم بھجوانے اور وقف کی مجوزہ تاریخ میں کم از کم ایک ماہ کا وقفہ ضرور ہو۔ تا مقررہ وقت سے پہلے واقف اور متعلقہ جماعت کو اطلاع بھجوائی جا سکے۔

صدر صاحبان اور مربیان کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقۂ اختیار میں وقفِ عارضی میں شمولیت کی تحریک کرتے رہا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر بخشے۔ آمین ثم آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

ولادت

میری ہمشیرہ محترمہ خالدہ مبارکہ کے ہاں لندن میں بچی پیدا ہوئی ہے۔ بچی کا نام عائشہ تجویز ہوا ہے۔ عزیزہ مکرم عزیز اللہ صاحب کی بیٹی اور مکرم مولوی تاج الدین صاحب مرحوم، سابق ناظم دارالقضاء (ربوہ) کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(منور احمد نعیم۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

ہمارے ایک مخلص احمدی دوست چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب شاہ پوری سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ دھاروالی ضلع شیخوپورہ قریباً دو ماہ کے عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ پیٹ میں رسولی کا اپریشن تجویز ہوا ہے۔ شدید سر درد ہوتی ہے اور الٹیاں نہیں رکتیں۔ کمزوری بے انتہا ہو گئی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(شریف احمد اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ دھاروالی ضلع شیخوپورہ)

احمدی بھائیوں کے اپنے جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)

پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور کامیاب علاج کیلئے

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹرز)

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور پر

تشریف لائیں!

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ، رہائش ۶۲۹۳۰ ، فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

قدیمی ـــ اولین ـــ شہرۂ آفاق

دواخانہ حکیم نظام جان

ہر قسم کے مفید مشورہ کے لئے

دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی خدمات حاصل کریں!

مینیجر حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

سائیڈ پلان سنی پارک

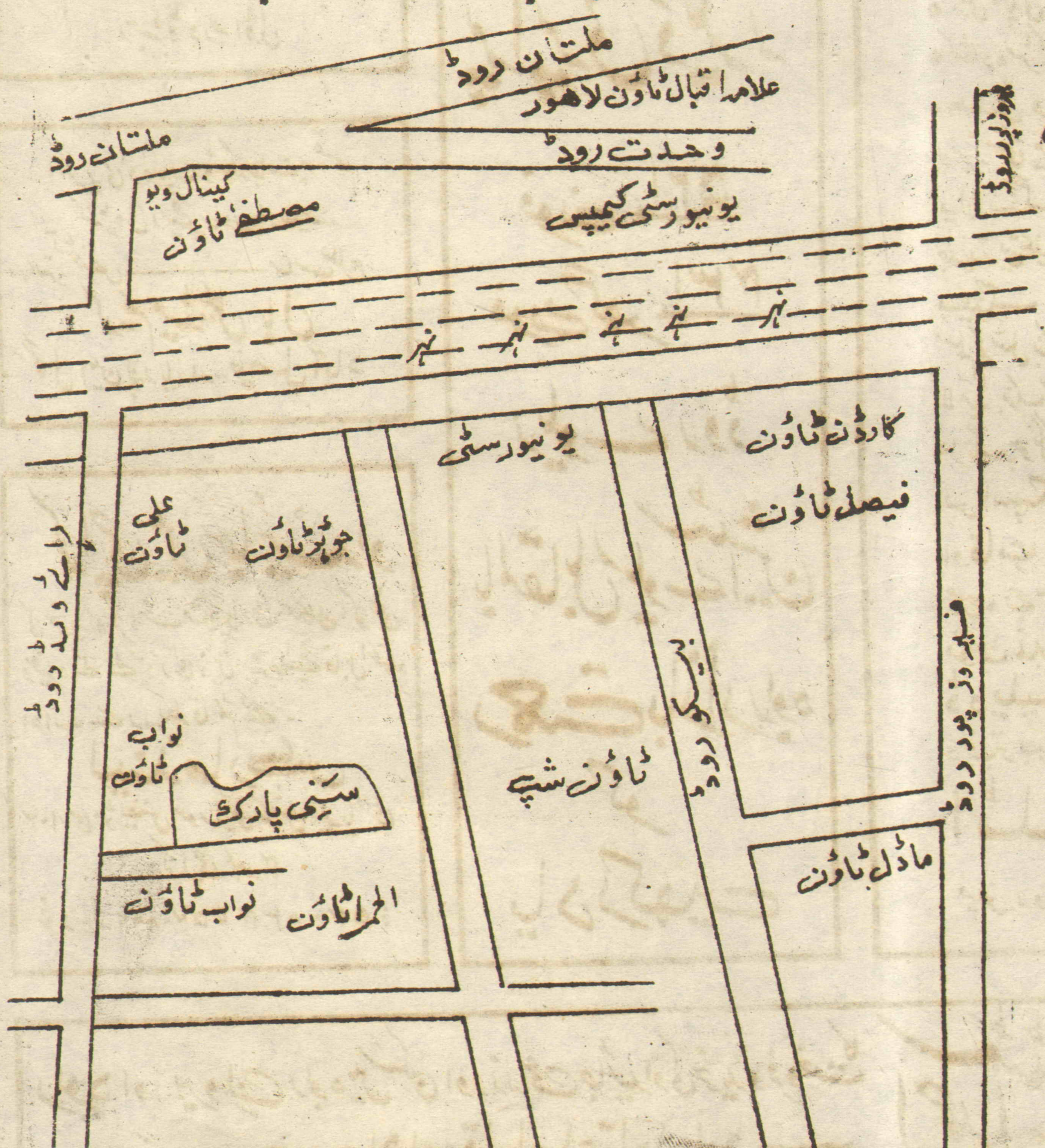

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم

بکنگ جاری ہے

احمدی بھائیوں کے لئے مخصوص بلاک

بکنگ جاری ہے

اور خاص رعایت

سنی پارک

خصوصیات:

لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہر منصوبہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ۱۰ مرلے، ۱۲ مرلے، ایک کنال، ۴ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقہ، وسیع چلڈرن پارک، طبی و تعلیمی سہولتوں کے لئے سکول ہسپتال۔ مسجد، مہذب ماحول، وسیع و عریض شاپنگ مرکز۔ ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں۔ ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔

محلِ وقوع ـــ مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے ۲ میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔ مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس حاصل کریں۔ (رابطہ کے لئے فون ۴۱۳۶۱۶ ، ایک تا ۳ بجے) جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہے گا۔

گل ہاؤسنگ پراجیکٹ خالد ہاؤس بالمقابل گرینڈ بیٹری

ملتان روڈ لاہور

نعتِ مرکّب کے دو شعر

محمدؐ کی ادا صدیقؓ میں ہے
عمرؓ میں بھی وہی فرمانروا ہے
غنی عثمانؓ کو اُس سے ملی ہے
علیؓ شیرِ خدا اُس سے بنا ہے

نعت گو شاعر ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ ظفر کے قلم سے
فی کاپی -/۲، سینکڑہ -/۱۲۵

مینیجر کیور ریٹو میڈیسن ربوہ

حضرت حکیم نظام جانؒ کا

مشہور دواخانہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۴۴۴۴
ربوہ ○ بالمقابل ایوان محمود فون نمبر ۶۳۸
نگران
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جانؒ
رجسٹرڈ درجہ اوّل

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ——— مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

کراچی میں جائیداد

کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کے لئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے۔

لینڈ مارکس

۱۰۳ سی، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی"
کراچی نمبر ۴
فون۔ ۵۴۰۸۶۶ ، ۵۴۰۸۳۴

جائیداد

کی

خرید و فروخت

کیلئے

با اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز

اینڈ

پراپرٹی ڈیلرز

فون ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱

ریلوے روڈ
بالمقابل ریلوے اسٹیشن

رحمت بازار ربوہ

کو

یاد رکھیں

اندرون، بیرون ملک ہوائی سفر کی ٹکٹوں کی بکنگ اور ہر قسم کی معلومات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

الٰہی ٹریول سروس

۹ فضل چیمبر۔ ۱۶ ہال روڈ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳۔ فیروزپور روڈ ——— بالمقابل تھانہ اچھرہ ——— لاہور
فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷

زیر TPG 1095/891
5-6-79
ایل ڈی اے سے منظور شدہ

الحمرا ٹاؤن

خصوصیات:
• جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام • تعلیمی و طبّی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال،
• سرسبز و شاداب علاقہ • تفریح کے لیے پارک • وسیع و عریض شاپنگ مرکز،
• بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام • مسجد، مہذب ماحول،
• کشادہ سڑکیں • بیرونِ ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ۔

محلِ وقوع:
یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۲½ میل کے فاصلے پر۔

پلاننگ:
جدید ترین تکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق۔

بینک:
مسلم کمرشل بنک، وحدت روڈ لاہور۔
الائیڈ بنک آف پاکستان لمیٹڈ
مزنگ چونگی لاہور۔

پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے۔

اوقاتِ رابطہ:
صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر ——— ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات۔

فون نمبر ۸۵۳۱۰۲
ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔
دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ، متصل وحدت روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور

ربوہ اور بیرونِ ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا
——— سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ ———

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ۔ فون ۵۳۵